

کُتبِ اُصولِ حدیثِ اکیسویں صدی میں؛ ایک تعارفی جائزہ

An Introductory Review of the Books written on 'Usūl e Ḥadīth in 2^{ist} Century

*Sumaira Bibi

**Shazia Ashiq

Muslims are a unique nation in the world who have shown unparalleled activism in preserving their sayings and relics. Caution was in view from day one. The simple precautionary measures taken in the early days later took the form of theology. In the beginning, the principles and rules of this knowledge did not exist in a disciplined form, although the scholars of Muḥaddithin adhered to the basic principles of this knowledge from the very beginning. However, references to these principles were to be found in the books of the pious. In the 4th Hijri, the scholars of Muḥaddithin compiled the previous scattered work on the art of the principle of Ḥadīth. Now these comprehensive definitions and terms are before us in a systematic and disciplined form in the books of 'Usūl e Ḥadīth. In this short essay, the definition and necessity and importance of Hadith and 'Usūl e Ḥadīth have been highlighted and also an introductory review of books written on 'Usūl e Ḥadīth th and their authors and authors has been presented. Which indicates this. How strict were the rules and regulations of the Muslim Ummah for examining the authenticity and text of the Holy Hadith and how did they separate the authentic, weak and subject matter of the hadiths and write their separate books? And how hard they have worked to promote art.

Key words: 'Usūl e Ḥadīth, Authenticity of Hadith, Muḥaddithin, Basic principles, Compilation of Hadith Literature.

علمِ اُصولِ حدیثِ ایک تعارف:

علمِ اُصولِ حدیثِ ایک ایسا فن ہے جو اُن قواعد و ضوابط کا مجموعہ ہے جن کی روشنی میں راوی کے حالات اور اس کی روایت کردہ حدیث

* M.A Scholar, Dept. of Islamic Studies, The Govt. Sadiq College Women University, Bahawalpur.

** Lecturer, Dept. of Islamic Studies, The Govt. Sadiq College Women University, Bahawalpur.

Shaziaashiq95@gmail.com

کے قبول و رد کا فیصلہ کیا جاتا ہے یا وہ علم ہے جس کے ذریعے راوی اور روایت کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔¹ چونکہ حدیث دینِ اسلام کا دوسرا بنیادی ماخذ ہے جس کی حجت کا جاننا، سند اور متن سے واقفیت کا ہونا ضروری ہے کیونکہ حدیث کے قبول، مردود، ضعیف اور موضوع ہونے کا فیصلہ اس کی سند یعنی راوی حدیث کی حالت کے پیش نظر کیا جاتا ہے اور سند وہ سلسلہ روایت ہے جو متن حدیث تک پہنچتا ہے۔ محدثین نے اسناد کی چھان بین کی طرف خصوصی توجہ دی تاکہ صحیح روایات کو موضوع روایات سے الگ کر دیا جائے اور شکوک و شبہات کو رفع کر دیا جائے۔ حدیث کی صحت کو راوی کے صدق و عدل سے پرکھا جاتا ہے۔ اسناد حدیث کی تحقیق مسلمانوں کے ہاں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ جس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ سند حدیث کی معلومات کے لئے کئی قسم کی کتب لکھی گئیں۔

ان میں معرفتہ الصحابہ، معرفتہ التابعین، کتب طبقات، کتب انساب، تاریخ اقوال رواۃ الحدیث، کتب رجال، کتب مخصوصہ کے رجال، ثقات اور کتب ضعفاء وغیرہ شامل ہیں۔ حتیٰ کہ محدث و طالب حدیث کے آداب کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ علماء اسلام نے عام طور پر اور محدثین نے خاص طور پر طالب حدیث کی تربیت میں ادب کو بہت اہمیت دی۔ محدثین طالب علم کی حرکات کا خیال رکھتے تھے اور انہوں نے آداب طالب پر طویل بحث کی ہے۔ فنِ تخریج حدیث، انواع کتب حدیث، مراکز حدیث، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، کوفہ کے مراکز حدیث، بصرہ کے مراکز، مصر کے مراکز، مدارس علوم حدیث، فتنہ انکار حدیث اور اس کے اسباب، کتب طبقات، منکرین حدیث، وضاعین حدیث، محرفین حدیث، برصغیر کے منکرین حدیث وغیرہ کا اپنی کتب میں تذکرہ کیا ہے۔

(الف) علم اصول حدیث کا آغاز و ارتقاء:

ابتداء میں اس علم کے اصول و قواعد منضبط شکل میں نہ تھے اگرچہ علماء محدثین اس علم کے بنیادی اصولوں کا التزام شروع ہی سے کرتے تھے۔ اب وہ جامع تعریفات اور اصطلاحاتِ اصلی حدیث کی کتب میں ایک مرتب و منضبط شکل میں ہمارے سامنے ہیں۔ البتہ متقدمین کی کتب میں ان اصولوں کی طرف اشارات مل جاتے تھے۔ متاخرین نے اس علم کو باقاعدہ ایک فن کی شکل دی اور اس کے اصول و قواعد کو احاطہ تحریر میں لائے۔ چوتھی ہجری میں علماء محدثین نے فنِ اصلی حدیث پر سابقہ بکھرے ہوئے کام کو باند مرتب کیا۔ اس دور میں لکھی جانے والی کتب مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ المحدثین الفاضلین بین الراوی والواعی:

علم حدیث سے جس شخصیت نے سب سے پہلے منظم انداز سے تمام اصناف کو یکجا کرتے ہوئے علمِ مصطلح حدیث کو مرتب کرنے کا اعزاز حاصل کیا وہ قاضی ابو محمد الحسن بن عبد الرحمن بن خلاد رامہرمزی (۳۶۰ھ) ہے۔ یہ کتاب فنی اعتبار سے اصلی حدیث پر لکھی جانے والی پہلی کتاب شمار کی جاتی ہے۔²

¹ Dr. 'Abd al-ra'uf Zafar, Al-Tahdith fi 'ulūm al-Hadith (Lahore: Maktabah Quddūsiyah, 2004 A.D), 104.

² Ibn e Hajar 'Asqalānī, Nuzhat al-nazar Sharah Nukhbat al-fikr fi Mustalīh Ahl al-Athar (Beirut: Dār Al-Kutub al-'Ilmiyah, 1994 A.D), 32.

2- معرفتہ علوم الحدیث:

یہ کتاب ابو عبد اللہ محمد بن الحاکم نیشاپوری (۳۰۱ تا ۳۵۵ھ) کی تصنیف ہے۔ یہ اصول حدیث پر دوسری بڑی کتاب ہے اور یہی وہ پہلی کتاب ہے جس کا نام "علوم الحدیث" رکھا گیا۔ اس میں صحیح، ضعیف، مرسل اور مفصل وغیرہ پر بحث کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں کچھ ایسے انواع بھی قائم کی گئی ہیں جن کا پہلے التزام نہیں تھا۔

3- کتاب المدخل الى معرفته الصحيح:

یہ امام حاکم کی علم حدیث پر مشتمل دوسری کتاب ہے۔ مدخل در اصل کسی علم کے مبادیات پر مشتمل کتاب کو کہتے ہیں۔

4- الکفایہ فی اصول علم الراویہ:

یہ کتاب حافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ (۲۶۳ھ) کی تالیف ہے۔ اس کتاب کو اصل حدیث کی ابتدائی معروف کتابوں میں تیسری قرار دیا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر نے بھی یہی ترتیب بیان کی ہے۔³

5- نخبته الفکر:

یہ کتاب حافظ ابو الفضل شہاب الدین ابن حجر العسقلانی کی تالیف ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ حافظ ابن الصلاح (۵۵۷ھ) کی علوم حدیث کا اختصار ہے۔ علماء میں یہ بے حد مقبول ہوئی۔ اس کے عام فہم ہونے کے ناطے اسے حفظ کرنا آسان ہے۔

6- مقدمہ ابن الصلاح:

یہ کتاب ابو عمرو عثمان بن الصلاح الشہر زوری کی تالیف ہے۔ اس کتاب میں آپ نے اصل حدیث کی ایک نئی ترتیب منظم کی ہے۔ یہ کتاب علمی حلقوں میں مقدمہ ابن الصلاح کے نام سے مشہور ہے اور اصطلاحات حدیث کے فن میں سب سے بہترین کتاب سمجھی جاتی ہے۔

درج ذیل بالاکتب کے علاوہ اور بہت سی تصانیف ہی ہیں۔

7- المستخرج:

احمد بن عبد اللہ اصفہانی (۳۳۶ تا ۴۳۰ھ) نے حدیث کی اصطلاحات یا وہ مسائل جو رہ گئے تھے انھیں ابو نعیم اصفہانی نے اپنی اس کتاب میں سمونے کی کوشش کی ہے۔

8- انواع علوم الحدیث

ساتویں صدی ہجری کے عظیم محدث قاضی القضاہ احمد بن خلیل بن سعاده (۶۳۷ھ) ہیں۔ انہوں نے علوم الحدیث تحریر کی جو علم حدیث کے مختلف انواع پر مشتمل ہے۔

9- الجامع لاختلاق الراوی وآداب السامع

یہ خطیب بغدادی (۲۶۳ھ) کی حدیث کے حوالے سے دوسری کتاب ہے جس میں روای اور محدث کے آداب تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔

³ Ibn e Hajar 'Asqalanī, Nuzhat al-nazar, 22.

9۔ الاماع الی معرفتہ اصول الروایہ وتقیید السماع

قاضی عیاض بن موسیٰ الیصبی ۴۷۶ھ کو پیدا ہوئے اور ۵۴۴ھ میں فوت ہوئے۔ علم حدیث کے حوالے سے الاماع بہت مفید کتاب ہے۔ جس میں مصنف نے معرفتہ ضبط، تقیید السماع والروایات، درایت، طلب علم حدیث کے آداب، سماع اور اس کے آداب، طلب حدیث میں نیت، انواع اخذ و نقل اور روایت کی قسمیں، الصیہ بالکتاب، خط تقیید و السماع، الکتابہ، روایت باللفظ و روایت بالمعنی وغیرہ کے عنوانات پر تبصرہ کیا ہے۔

10۔ مالا یسع الحدیث جہلہ

ابو حفص عمر بن الجید المیانجی ۵۸۱ھ میں فوت ہوئے۔ اپنے وقت کے بڑے مشہور محدث تھے۔ انہوں نے ائمہ حدیث پر نہایت جامع اور مختصر کتاب تحریر کی۔ جس میں پہلے علم کی فضیلت پر احادیث لکھی ہیں پھر علم حدیث کی فضیلت پر بحث کی ہے۔⁴

(ب) بر صغیر میں اصول حدیث کا تاریخی ارتقاء

بر صغیر پاک و ہند میں حدیث کی نشر و اشاعت اور اس کی ترقی و ترویج علماء الحدیث کے ذریعہ بہت زیادہ ہوئی۔ ان علماء نے درس و تدریس کے ذریعہ بھی حدیث کی بہت اشاعت کی اور ساتھ ہی تصنیف و تالیف کے ذریعہ علم حدیث کو خوب پھیلا یا۔ علم حدیث کی نشر و اشاعت میں نمایاں خدمات انجام دیں اور ان سے بے شمار علمائے کرام نے اکتساب فیض کیا۔ تفسیر، حدیث، فقہ اور دوسرے علوم اسلامیہ پر ان کو کامل عبور تھا۔ ابتدائی چار صدیوں میں ہندوستان میں لوگوں کا رجحان صرف حدیث نبوی کی طرف تھا کیونکہ اسلام ہندوستان میں داخل ہوا تو قرآن و حدیث کے علاوہ اور کسی چیز کا وجود نہیں تھا۔ لوگ علماء اور محدثین کا بہت احترام کرتے تھے۔ چنانچہ ابو القاسم مقدسی جس نے سلطان محمود غزنوی سے پہلے (۳۷۵ھ / ۹۸۵ھ) میں سندھ کو دیکھا "ان میں اکثر لوگ حدیث کی طرف رجحان رکھنے والے ہیں"۔

1۔ عرب سے آنے والے محدثین

۱۔ ابو حفص ربیع بن صبیح بصری⁵ ۲۔ اسرائیل بن موسیٰ بصری⁶ ۳۔ شیخ اسماعیل⁷ ۴۔ یزید بن ابی کبشہ دمشقی

بر صغیر میں علم حدیث کے فروغ کا آغاز دسویں صدی ہجری ہے۔ اس وقت مصر، شام اور حجاز میں امام حدیث حافظ محمد بن عبد الرحمن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (۹۰۲ھ م) کے فضل و کمال کا آفتاب نصف النہار پر تھا۔ امام سخاویؒ نے مدینہ منورہ میں درس حدیث کا سلسلہ شروع کر کے نور کا مرتبہ حاصل کر لیا تھا۔⁸

⁴ Ibn e Hajar 'Asqalānī, Nuzhat al-nazar (Multan: Fārūqī Kutub Khānah, S.N), 2.

⁵ 'Abd al-Rahmān bin 'Abd al-Jabbār, Jahūd al-khulussah fi Khidmat al-Sunnah Al-Mutahirah (Banāras: Aljāmi'ah al-salfiyyah, S.N), 22.

⁶ Muhammad Ishāq Bhattī, Barr e Saghīr min Islām ke Awwalīn Naqūsh (Lahore: Matbū'ah 1990 A.D), 189.

⁷ Suleimān, Maqālāt e Suleimān (Matbū'ah A'zam Gharh, 1967 A.D), 2:4.

⁸ 'Abd al-rashīd 'Irāqī, Barr e Saghīr Pāk o Hind min 'Ilm e Hadith (Lahore: Muhaddith Ravīzī Academy, 2007 A.D), 34.

2- حافظ ابن حجر مکی (1504ء / 1567ء)

حافظ محمد بن عبد الرحمن سخاویؒ کے بعد حافظ ابن حجر مصنف "صواعق محرقہ" مسند تہذیب پر فائز ہوئے یہ ابوالحسن بکریؒ کے خاص تلامذہ میں سے تھے۔ ابن حجرؒ کی حدیث کی تدریس اور اس کی نشر و اشاعت میں نمایاں خدمات ہیں۔ ان سے بے شمار علمائے کرام نے اکتساب فیض کیا۔ تفسیر، حدیث، فقہ اور دوسرے علوم اسلامیہ پر ان کو کامل عبور تھا۔

3- محمد بن طاہر بٹنی (913ھ / 984ھ)

شیخ محمد طاہرؒ حدیث میں صاحب کمال تھے۔ حدیث میں ان کے علم و فضل کی شہرت پورے عالم اسلام میں تھی۔ حدیث کے علاوہ لغت اور عربی میں کامل دسترس رکھتے تھے اور انہوں نے اپنے علمی کمال کی وجہ سے علم حدیث کے لئے مفید خدمات انجام دیں۔ انہوں نے صرف حدیث کی شرح و توضیح اور اس کی علمی خدمات ہی انجام دی بلکہ حدیث و سنت کی خدمت، اس کا فروغ اور اشاعت بھی ان کی زندگی کا مقصد اولین تھا۔ شیخ محمد بن طاہر ۹۸۶ھ میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔

4- شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (1703ء / 1762ء)

برصغیر پاک و ہند میں حدیث کی اشاعت اور اس کی خدمت میں حکیم الاسلام حضرت شاہ ولی اللہؒ کی خدمات سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ درس و تدریس اور وعظ و تبلیغ کے علاوہ انہوں نے خصوصیت کے ساتھ تصنیف و تالیف پر توجہ دی۔ حدیث اور متعلقات حدیث پر متعدد کتابیں تصانیف لکھیں۔ حدیث پر ان کی دو کتابیں "المسوی من احادیث الموطا" (عربی) اور "المصفی" (فارسی) بہت مشہور ہیں۔ یہ دونوں کتابیں موطا امام مالک کی شروحات ہیں علاوہ ازیں ان کے شرح تراجم ابواب بخاری (عربی) اور حجتہ اللہ البالغہ جیسی بے نظیر اور عظیم المثال کتب رقم فرمائیں۔

5- شیخ عبدالحق محدث دہلوی (1551ء / 1642ء)

شیخ عبدالحق بن سیف الدین بن سعد اللہ محرم ۹۵۸ھ مطابق جنوری ۱۵۵۱ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد محترم سے تحصیل علم کے بعد مکہ معظمہ جا کر شیخ عبد الوہاب متقیؒ (۱۰۰۱ھ) سے حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں ہندوستان واپس آئے اور حدیث کی تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور ساری زندگی اس علم کی خدمت میں بسر کر دی۔ "کمال فی اسماء الرجال" اور "شرح مشکوٰۃ المصابیح" ان کی مشہور کتب ہیں۔

6- شیخ احمد سرہندی (1564ء / 1624ء)

فرن حدیث کی اشاعت اور خدمت کرنے والوں میں امام ربانی مجدد الف ثانی المعروف شیخ احمد سرہندیؒ بھی شامل ہیں۔ انہوں نے ایک رسالہ لکھا "رسالہ اربعین"۔

7- شاہ عبد القادر دہلوی (1753ء / 1814ء)

شاہ عبد القادر دہلویؒ ۱۱۴۰ھ / ۱۷۵۳ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ علوم اسلامیہ کی تحصیل اپنے والد شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے فراغت کے بعد ساری زندگی تدریس فرماتے رہے۔ تفسیر، حدیث اور فقہ میں ان کو عبور حاصل تھا۔ ان کا سب سے بڑا علمی کارنامہ قرآن مجید کا با محاورہ ترجمہ ہے۔

(ج) 2000ء سے 2010ء کی دہائی میں اصلی حدیث پر لکھی گئی کتب کا تعارفی جائزہ

اس عرصہ میں درج ذیل کتب معرض وجود میں آئیں:

1- التحدیث فی علوم الحدیث از ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر

یہ کتاب ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر کی تحریر کردہ ہے۔ ۲۰۰۴ء مکتبہ قدوسہ اردو بازار، لاہور سے شائع ہوئی۔ مذکورہ کتاب ۴۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

تعارف مصنف:

ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر ۸ جنوری ۱۹۵۱ء کو بہاولنگر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام عبدالغفار تھا۔ آپ کا تدریسی تجربہ ۳۱ سال کا تھا۔ تحقیقی کتابیں ۱۸، کورس کی کتابیں ۷، تحقیقی مضامین ۹۵ ہیں۔ اس کے علاوہ عربی انگلش اور اردو میں ان کے ۶۴ کے قریب مقالات بھی شائع ہو چکے ہیں۔

تعلیمی قابلیت:

آپ نے ابتدائی تعلیم چشتیاں سے حاصل کی۔ بی ایڈ کی ڈگری گورنمنٹ کالج ملتان سے حاصل کی۔ یونیورسٹی آف بہاولپور سے ایم اے اسلامک اسٹڈیز میں سلور میڈلسٹ کیا اور ایم اے عربی میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔ آپ نے پی ایچ ڈی ۱۹۸۸ء میں گلاسکو یونیورسٹی اسکاٹ لینڈ سے کیا۔ اور آپ نے قائد اعظم سکالرشپ بھی حاصل کیا۔ اپنی تعلیمی قابلیت کی وجہ سے آپ ۱۹۸۸ء سے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں حدیث شریف کے استاد اور ۱۹۹۱ء سے مسند سیرت کے ڈائریکٹر رہے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد کی طرف سے ۲۰۰۳ء کے بہترین ٹیچر ایوارڈ کے لیے منتخب ہوئے۔ گورنر پنجاب نے لاہور میں بہترین ٹیچر ایوارڈ کے سلسلہ میں شیلڈ دی اور بہادر والا کی اسلامی یونیورسٹی کی طرف سے بہترین ٹیچر ایوارڈ ۲۰۰۵ء میں شیلڈ دی گئی۔ آپ کے زیر نگرانی ایم اے، ایم فل، پی ایچ ڈی کے بہت سے طلباء نے مقالہ مکمل کیا اور انہیں ڈگری سے نوازا گیا۔ ان کی تصانیف میں تفسیر القرآن کا مفہوم، ۱۹۹۱ء، تسمیۃ المشائخ، ۱۹۹۴ء، معراج النبی حقائق و اسرار، ۱۹۹۴ء، جامع القرآن و حدیث، ۲۰۰۰ء، مقالات سیرت، ۲۰۰۵ء، اسوہ کامل، ۲۰۰۹ء، علوم حدیث فنی فکری اور تاریخی مطالعہ، ۲۰۰۶ء اور التحدیث فی علوم الحدیث، ۲۰۰۷ء شامل ہیں۔ آپ نے ۱۴ فروری ۲۰۲۰ء میں وفات پائی۔

تعارف کتاب:

التحدیث فی علوم حدیث کی ابواب بندی عنوان کے تحت کی گئی ہے۔ ہر عنوان کے تحت اس سے متعلقہ مواد بیان کیا گیا ہے۔ باب اول میں علم، حدیث کے ارتقاء پر روشنی ڈالی گئی ہے اور باقی ابواب اقسام حدیث پر مشتمل ہے۔ آخری باب میں صحاح ستہ اور ان کے مؤلفین پر تبصرہ کیا ہے۔ مذکورہ کتاب میں علم اصول حدیث کے ارتقاء پر روشنی ڈالی گئی ہے جس میں قرن اول سے عصر حاضر تک اصلی حدیث پر جتنا کام ہوا ہے اس کا اختصار سے جائزہ لیا گیا ہے۔ چونکہ اسلام کی ابتدائی چند صدیوں میں فن حدیث کی کوئی مستقل درجہ بندی نہ تھی۔ چوتھی صدی ہجری میں علماء نے اصطلاحات کو ایسی کتب میں جمع کر دیا جو بعد میں مرجع کی حیثیت اختیار کر گئیں۔ مذکورہ کتاب میں جامع تصانیف کا ذکر ملتا ہے جو پہلے مرتب ہوئی اس کے علاوہ متعدد کتب کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ حدیث قبول کی متعلقہ کتب یعنی عام طور پر یہ غلطی پائی جاتی ہے کہ صحیح ترین کتابیں دو ہیں بخاری اور مسلم۔ یہ الگ بات ہے کہ امام بخاری اور مسلم کی صحیحین کو جو درجہ حاصل ہے وہ کسی اور تصنیف کو حاصل نہیں۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے وہ حدیث صحیح نہ ہوگی جو صحیحین میں موجود نہ ہو۔ یہ بات غلط ہے چند ایسی کتب لکھی جا چکی ہیں جن میں صحیح روایات درج ہیں۔ ان میں سے امام مالک بن انس بن مالک (۹۳ھ-۱۷۹ھ) کی موطا، امام مسلم بن حجاج

بن مسلم نیشاپوری (۲۰۴ھ-۲۶۱ھ) کی الجامع الصحیح، امام سلیمان بن اشعث بن اسحاق بخستانی (۲۰۲ھ-۲۷۵ھ) کی السنن، امام محمد بن یزید ابن ماجہ قزنی (۲۰۹ھ-۲۷۳ھ) کی السنن اور امام محمد بن عیسیٰ بن عیسیٰ ترمذی (۲۰۹ھ-۲۷۹ھ) کی السنن ہیں۔

جرح وتعدیل سے متعلقہ چند معروف کتب محمد بن سعد بن منیع الزہری (۸۴۵م) کی الطبقات الکبریٰ، یحییٰ بن معین بن عون بن زیاد (۸۳۸م) کی التاریخ، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم البخاری (۸۷۰ھم) کی التاریخ الصغیر، التاریخ الکبیر، التاریخ الاوسط، الضعفاء الصغیر اور الضعفاء الکبیر اور ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی (۸۷۳ھم) کی احوال الرجال کا تذکرہ شامل ہے۔

2- علوم حدیث (فنی، فکری اور تاریخی مطالعہ) از ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر

یہ کتاب بھی ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر کی تحریر کردہ ہے کتاب ہذا ۲۰۰۶ء میں مشیران کتب خانہ، فرسٹ فلور، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور سے شائع ہوئی۔ مذکورہ کتاب ۹۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

علوم الحدیث کی ابواب بندی عنوانین کے تحت کی گئی ہے۔ ہر عنوان کے تحت اس سے متعلقہ مواد بیان کیا گیا ہے اس کتاب کے چار ابواب اصول حدیث سے متعلقہ ہیں۔ سند کے آغاز، ارتقاء اور اہمیت کے بیان کے ساتھ ساتھ مستشرقین کے سند حدیث پر اعتراضات اور ان کے جوابات کا بھی ذکر ہے۔ اصول حدیث کے علاوہ مذکورہ کتاب میں دور صحاح ستہ اور دیگر اکابر و محدثین کا مختصر تذکرہ ملتا ہے۔ اس کے علاوہ مراکز حدیث، برصغیر میں اسالیب تدریس حدیث کو اس کتاب کا موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ منکرین حدیث، مستشرقین کے اعتراضات کے ساتھ خوارج، اہل تشیع، معتزلہ کے تاریخی پس منظر، عقائد اور روایت حدیث پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

3- آئینہ اصل حدیث (حصہ دوم) از مفتی انعام الحق نقشبندی

یہ کتاب مفتی انعام الحق قاسمی نقشبندی کی تحریر کردہ ہے۔ یہ کتاب فروری ۲۰۰۷ء ادارہ فیضان الہی، عالی پور گجرات (انڈیا) سے شائع ہوئی۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے مذکورہ کتاب (حصہ دوم) ۱۶۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

تعاف مصنف:

بنیادی طور پر آپ کا تعلق صوبہ بہار (انڈیا) سے ہے۔ آپ نے دورہ حدیث دارالعلوم دیوبند سے ۱۹۸۷ء میں کیا۔ دورہ حدیث کرنے کے بعد آپ نے عربی ادب میں ماسٹر کی ڈگری بھی حاصل کی۔ آپ نے تخصص فی الافتاء مدرسہ ریاض العلم جون پور یوپی انڈیا سے کیا۔ آج کل آپ دارالعلوم علی پور نوساری گجرات انڈیا کے دارالافتاء کے رئیس مفتی ہیں۔ اس کے علاوہ صحیح مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف اور ہدایہ شریف پڑھا رہے ہیں۔ آپ نے فقہ اور تصوف کے موضوع پر کئی کتابیں تصنیف کی ہیں مثلاً آئینہ اصل حدیث، رہبر علم حدیث، مریض کے شرعی احکام، اہل دل کے تڑپا دینے والے واقعات ۴ جلدیں، مجالس فقیر وغیرہ شامل ہیں۔ ۱۹۹۳ء میں آپ نے مولانا ابراہیم الحق شاہؒ سے بیعت کا تعلق قائم فرمایا اور حضرت شاہ صاحبؒ کی وفات تک آپ سے روحانی فیض پاتے رہے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ نے ڈھاکہ میں حضرت شیخ الطاف حسین مدظلہ سے بیعت کی جو حضرت مولانا اشرف تھانویؒ کے خلیفہ ہیں۔ حضرت شیخ الطاف حسین نے آپ کو تصوف چاروں سلاسل میں اجازت خلافت عطاء فرمائی۔ چاروں سلاسل میں مجاز ہونے کے باوجود آپ نے ۲۰۰۵ء میں حضرت جی دامت برکات تہم سے مکہ مکرمہ بیعت کی۔ ۲۰۰۷ء میں حضرت دامت برکات تہم نے آپ کو اجازت خلافت کی

ذمہ داری سوچنی۔ آپ کی تصانیف میں "سفر کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا"، حج و عمرہ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا اور "زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا"⁹ شامل ہیں۔

تعارف کتاب:

مُلکِ اسلامیہ حدیث "کی ابواب بندی عنوان کے تحت کی گئی ہے۔ ہر عنوان کے تحت اس سے متعلقہ مواد بیان کیا گیا ہے۔ اس میں حدیث کی اقسام، ہر قسم کی اصطلاحی تعریف کی وضاحت، شرائط، مثال کی تشریح، ذیلی اقسام کی تعریف و حکم، کتب حدیث کی اقسام اور اس کی تعریفات، کتب حدیث کے طبقات، راویوں کے طبقات و راویوں کے فرق و مراتب، حالات کے اعتبار سے راویوں کے طبقات، صحاح ستہ کا درجہ اسناد، جرح و تعدیل سے متعلق اہم معلومات کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔

(د) 2011ء سے 2019ء کی دہائی میں اصول حدیث پر لکھی گئی کتب کا تعارفی جائزہ

1۔ محاضراتِ حدیث از ڈاکٹر محمود احمد غازی

درج بالا کتاب ڈاکٹر محمود احمد غازی کی تحریر کردہ ہے۔ کتبِ ہذا مئی ۲۰۱۲ء میں الفیصل غزنی ٹریٹ، اردو، بازار لاہور سے شائع ہوئی۔ مذکورہ کتاب ۴۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

تعارف مصنف:

ڈاکٹر محمود احمد غازی ایک نامور اسلامی اسکالر تھے۔ دورِ جدید کے مسائل پر ان کی گہری نظر تھی۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی ۱۳ ستمبر ۱۹۵۰ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کراچی ہی میں حاصل کی۔ کراچی کے بڑے تعلیمی ادارے جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن میں بھی کچھ عرصے زیر تعلیم رہے۔ ۶۰ کی دہائی کے آخر میں آپ کے والد حافظ محمد احمد صاحب اسلام آباد منتقل ہو گئے تو ڈاکٹر صاحب بھی وہیں چلے گئے۔ آپ کی مزید تعلیم اسلام آباد اور پنڈی میں ہی مکمل ہوئی ۱۹۷۲ء میں جامعہ پنجاب سے ماسٹر کیا اور پھر اسی یونیورسٹی سے آپ نے پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔ آپ نے بہت سارے اہم عہدوں پر کام کیا۔ وفاقی وزیر مذہبی امور، صدر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، ڈائریکٹر جنرل شریعہ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، ڈائریکٹر جنرل دعوتِ اکیڈمی، چیف شریعت پبلیکیشنز سپریم کورٹ آف پاکستان، خطیب شاہ فیصل مسجد اسلام آباد، رکن اسلامی نظریاتی کونسل وغیرہ اہم ترین مناصب پر فائز رہے۔ ڈاکٹر صاحب اردو، عربی، فارسی، انگریزی، فرانسیسی سمیت سات زبانوں کے ماہر تھے اور ان زبانوں میں تحریر اور گفتگو دونوں کا مکمل ملکہ رکھتے تھے۔ آپ کئی کتب کے مصنف بھی تھے۔ اردو دان طبقے میں ڈاکٹر صاحب کا سلسلہ "محاضرات" بڑا مقبول ہوا جس کی چھ جلدیں اہل علم کو متاثر کر چکی ہیں۔ ان میں ہر جلد ۱۲ خطبوں پر مشتمل ہے جن کے موضوعات یہ ہیں: قرآن، حدیث، سیرت، فقہ، شریعت، معیشت و تجارت اس کے علاوہ اردو میں ان کی کتب میں محاضرات معیشت و تجارت، محاضرات فقہ، محاضرات قرآن، محاضرات حدیث، محاضرات شریعت، اسلام اور مغربِ عاقبت، مسلمانوں کا دینی و عصری نظام تعلیم، اسلامی بینکاری: ایک تعارف، ادب القاضی اور قرآن مجید کا ایک تعارف وغیرہ شامل ہیں۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی کا ۲۶ ستمبر ۲۰۱۰ء کو انتقال ہوا۔¹⁰

⁹ Http://ur.wikipedia.org.

¹⁰ https://ur.wikipedia.org

تعارف کتاب:

ڈاکٹر محمود احمد غازی نے محاضرات حدیث میں بارہ خطبات پیش کیے ہیں۔ ان میں حدیث، علوم حدیث، تاریخ، تدوین حدیث اور محدثین سے متعلقہ موضوعات پر بارہ (۱۲) خطبات پیش خدمت ہیں خطبات کا آغاز ۷ اکتوبر، ۲۰۰۳ء بروز پیر ۱۹ اکتوبر، ۲۰۰۳ء تک مسلسل بارہ روز یہ سلسلہ جاری رہا۔ کتاب ہذا میں علم حدیث رجال، جرح و تعدیل، حدیث کی اقسام اور ان کے حکم موضوع بحث بنایا گیا ہے۔

2- معارف اصول حدیث از مولانا محمد شاکر علی نوری:

"معارف اصول حدیث" مولانا محمد شاکر علی نوری کی تحریر کردہ ہے۔ یہ کتاب دسمبر ۲۰۱۳ء میں مکتبہ طیبہ، ۲۶ میکرو اسٹریٹ، ممبئی سے شائع ہوئی۔ مذکورہ کتاب ۳۳ صفحات پر مشتمل ہے۔

تعارف مصنف:

محمد شاکر علی نوری ایک بھارتی مسلمان سنی مکتب فکر کے عالم دین مبلغ اسلام ہیں۔ ۱۹۶۰ء بمقام جونا گڑھ کاٹھیاواڑہ صوبہ گجرات میں عبدالکریم میمن نوری کے یہاں ولادت ہوئی۔ ۵ ستمبر ۱۹۹۲ء کو ممبئی میں تحریک سنی دعوت اسلامی کی بنیاد رکھی تصنیف و تالیف کے ذریعے بھی رہنمائی فرما رہے ہیں۔ آپ نے ملک و بیرون ملک کے طویل و عرض میں متعدد دارالعلوم اور اسلامی انگلش میڈیم اسکولوں کا قیام فرمایا۔ ہر تاریخ سالوں پر دی رائل اسلامک اسٹریٹیجک اسٹڈی سنٹر (جاردن) پوری دنیا میں اثرو سوخ رکھنے والے پانچ سو مسلم افراد پر مشتمل سروے رپورٹ پیش کر رہا ہے۔ ۲۰۰۹ء اور ۲۰۱۳-۲۰۱۵ء کی سروے رپورٹ میں مولانا موصوف کا نام بھی فہرست میں موجود ہے۔ مولانا محمد شاکر نوری صاحب کو تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا زہری، سجادہ نشین آستانہ، غوث اعظم قادریہ، بغداد شریف اور شہزادہ سید العلماء حضرت سید حسنین میاں نظامی مارہروی سے مختلف سلاسل کی اجازت و خلافت حاصل کی۔

دینی تعلیم کو عام کرنے کے لیے ایک سو گیارہ مدارس قائم کرنے کا عزم رکھتے ہیں جب کہ اب تک ایسے ۲۵ مدارس اسکول قائم ہو چکے ہیں۔ مولانا موصوف کا وقت تبلیغی اسفار، تربیت، مبلغین تحریک کی بہتر تنظیم اور اپنے مدارس کی نگرانی اور تجارت جیسے امور میں صرف ہوتا ہے۔ ہر تین سال پر مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ مبارک پور کا ایک سہ روز فقہی سمینار اور آخر میں اجلاس عام بھی منعقد کراتے ہیں۔ آپ کی تصنیف و تالیف میں رمضان کیسے گزاریں؟، گلدستہ سیرت النبیؐ، مژدہ بخشش (نعتوں کا مجموعہ) اور عظمت ماہ محرم اور امام حسین کی قربانی کیا ہے؟، امام احمد رضا اور اہتمام نماز، بے نمازی کا انجام، مسلم کے چھ حقوق، حیات خواجہ غریب نواز، خواتین کا عشق رسول اور خواتین کے واقعات وغیرہ شامل ہیں۔

تعارف کتاب:

"معارف اصول حدیث" کی ابواب بندی عناوین کے تحت کی گئی ہے۔ ہر عنوان کے تحت اس سے متعلقہ مواد بیان کیا گیا ہے اس کتاب کا پہلا باب مبادیات فنی حدیث پر مشتمل ہے۔ اصطلاحات حدیث اور اقسام حدیث کے علاوہ اصل حدیث کے متعلق دیگر مفید بحثوں کو شامل کیا ہے۔ فتاویٰ رضویہ شریف میں جو محدث جلیل سیدنا امام احمد رضاؒ نے اصل حدیث سے متعلق افادیات، توضیحات و تحقیقات کا بھی ذکر ملتا ہے۔¹¹

¹¹. <https://ur.m.wikipedia.org>

3- آسان اصول حدیث از مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

مذکورہ بالا کتاب مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی تحریر کردہ ہے یہ کتاب ۳۰ اپریل ۲۰۱۴ء میں کتب خانہ نعیمیہ دیوبند، سہارنپور، یوپی سے شائع ہوئی مذکورہ کتاب ۸۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

تعارف مصنف:

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ مطابق نومبر ۱۹۵۶ء میں بہار کے ایک قصبہ جالے (ضلع دربھنگہ) کے معروف علمی گھرانے میں آنکھیں کھولیں تاریخی نام نور خورشید رکھا گیا جبکہ اصل نام خالد سیف اللہ طے پایا اور اسی نام سے معروف ہوئے۔ والد گرامی حکم زین العابدین علاقہ کے معروف لوگوں میں تھے۔ جبکہ دادا عبدالاحد دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور اس دور کے اہم علماء میں تھے وہ مدرسہ احمدیہ مدھوبنی کے شیخ بھی رہے ہیں جبکہ چچا مشہور عالم اور دینی و عملی رہنما قاضی مجاہد السلام قاسمی تھے۔ فقہ اور فضا کے باب میں جن کا مقام بلند معروف و مسلم رہا ہے۔ خالد سیف اللہ کا نانہالی خاندان بہار کے مشہور بزرگ بشارت کریم گٹرھلوی سے وابستہ تھا۔ اس خانوادہ کے مورث اعلیٰ ملا سید محمد علی ہیں جو ملا سیسو کے نام سے مشہور تھے۔ انہوں نے سید شہید کی تحریک میں شرکت کی اور معرکہ بالا کوٹ کے بعد بہار لوٹے۔

خالد سیف اللہ نے ابتدائی تعلیم اپنی دادی، والدہ اور پھوپھا مولانا وجیہ الدین سے حاصل کی۔ فارسی اور عربی کی ابتدائی کتابیں اپنے والد محترم سے پڑھیں۔ اس کے بعد مدرسہ قاسم العلوم حسینیہ دوگھرا (ضلع دربھنگہ) میں کسب فیض کیا۔ پھر یہاں سے جامعہ رحمانی موگنیر کا رخ کیا جو اس وقت بھارت کا معارف ادارہ اور تشنگان علم دین کا مرکز توجہ بنا ہوا تھا۔ انہوں نے یہاں متوسلطات سے دورہ حدیث تک کی تعلیم حاصل کی۔ یہاں منت اللہ رحمانی سے خصوصی استفادہ کا موقع ملا ان کے علاوہ وہاں کے دیگر اساطین اصحاب علم و فضل اساتذہ سے بھی استفادہ کیا۔ خالد سیف اللہ کے اساتذہ میں مولانا سید شمس الحق صاحب، مولانا اکرام علی صاحب، مولانا حبیب الرحمن صاحب، مولانا فضل الرحمن قاسمی صاحب اور مولانا فضل الرحمن رحمانی وغیرہ شامل ہیں۔

موگنیر میں دورہ مکمل کرنے کے بعد دارالعلوم دیوبند کا رخ کیا اور وہاں دورہ حدیث مکمل کیا۔ اس دوران جن اساتذہ سے اکتساب فیض کیا ان میں شریف حسین دیوبندی، مفتی محمود الحسن گنگوہی، محمد حسین بہاری، معراج الحق، سید انظر شاہ کشمیری، مفتی نظام الدین اور محمد سالم قاسمی سرفہرست ہیں۔ دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد خالد سیف اللہ امارت شرعیہ پٹنہ آگئے اور وہیں افتاء و فضا کی تربیت حاصل کی۔ اس کے بعد مختلف مدارس میں وقتاً فوقتاً تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

قرآنیات کے موضوع پر خالد سیف اللہ کی پہلی کتاب "قرآن ایک الہامی کتاب" ہے چند سال قبل ہندو تنظیم کے بعض ذمہ داروں کی طرف سے قرآن کی بعض آیات پر اعتراضات سامنے آئے انہوں نے فوراً ان اعتراضات کا عملی جائزہ لیا اور ان کا ایک تسلی بخش جواب دیا۔ یہ تحریر "۲۴ آیتیں" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ فقہ القرآن کے موضوع پر بھی ان کے متعدد مقالات ہیں جو ابھی تشنہ طباعت ہیں، قرآن کا ترجمہ و مختصر تشریح پر بھی انہوں نے کام کیا ہے جو ابھی مکمل نہیں ہوا۔ حدیث کے موضوع پر بھی متعدد کتابیں ہیں مدارس کے طلبہ کے لیے "آسان اصول حدیث" تحریر کی جو متعدد مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔ آثار السنن کا تکملہ ابھی غیر مطبوع

ہے۔ جبکہ علوم حدیث کے موضوع پر متعدد مقالات اور تحریریں کسی مجموعہ میں شامل ہونے کی منتظر ہیں۔ ایک طویل عرصہ تک حدیث کی مشہور کتابیں صحیح بخاری اور سنن ترمذی کا درس بھی دیا ہے۔

تعارف کتاب:

"آسان اصول حدیث" میں اصل حدیث کے بنیادی مباحث کو بڑے آسان اور دلنشین پیرا میں شامل کیا گیا ہے۔ ہر باب کے بعد تمرینات کی گئی ہیں، یہ کتاب اصل حدیث پر مصنف کے وسیع مطالعہ اور طویل تدریسی تجربات کا نچوڑ ہے۔ ان کے نزدیک علم اصل حدیث وہ علم ہے جس کے ذریعے قبول کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار سے احادیث کی سند اور متن کا حال معلوم ہو۔ موضوع اور غرض کی تعریف کے ساتھ ہی اس کی وضاحت کے لیے قرآن اور حدیث سے بھی واضح کر دیا ہے۔

حدیث مقبول کی تعریف کے ساتھ اسکی دو اقسام بھی بیان کی گئی ہیں اس اصول کے تحت حدیث کو قبول یا رد کیا جاتا ہے۔ اسناد کی جانچ پرکھ کی جاتی ہے اس لئے مقبول بہ اعتبار روایت سند کہتے ہیں۔ احادیث مقبول بہ اعتبار سند پانچ طرح کی ہیں صحیح لذات، صحیح لغیرہ، حسن لغیرہ، حسن لذات، معمولی درجہ کی ضعیف۔ ضعیف حدیث کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے "جس حدیث کے سلسلہ سند میں بہت زیادہ ضعیف نہ ہو" اس سے واضح ہے کہ اس کے راوی پر وضع حدیث یا کذب کی تہمت نہ ہو۔ یہ دو صورتوں میں مقبول ہو۔ فضائل ترغیبات اور احتیاطی احکام میں۔

نامقبول بہ اعتبار متن یعنی جن قرائن کی بنا پر حدیث کا متن اس کے ظاہری معنی کے ساتھ نامقبول ہے ان میں اہم امور یہ ہیں:

۱۔ حدیث کا قرآن مجید سے متعارض ہونا۔

۲۔ حدیث مشہور کے خلاف ہونا۔

۳۔ راوی کا خود اس روایت پر عمل نہ کرنا۔

۴۔ صحابہ نے اسے رد کر دیا ہو۔

۵۔ قواعد شریعت کے خلاف ہو۔ نیز اسباب میں ان پانچ امور کی تفصیل بھی بیان کی گئی ہیں۔

مولانا صاحب نے کتاب ہذا کے آخری باب میں مزید اصطلاحات بیان کی ہیں جن سے واقف ہونا ضروری ہے۔ ان اصطلاحات میں المتفق والمتفق، المواتف والمختلف، متشابہ، محرف، مصحف، مقلوب، مہمل، مثله، نحوہ، مدنج اور ذکر الحدیث وغیرہ شامل ہیں۔

خلاصہ بحث:

مسلمان دنیا کی ایسی منفرد قوم ہے جس نے اپنے اقوال و آثار کو محفوظ کرنے میں بے مثال سرگرمی کا مظاہرہ کیا۔ روزِ اول سے ہی احتیاط پیش نظر رہی۔ ابتدائی دور میں جو سادہ احتیاطی تدابیر تھیں آگے چل کر اصل علمیہ کی صورت اختیار کر گئیں۔ اس مختصر سے مقالہ میں حدیث اور اصل حدیث کی تعریف اور ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے حدیث سے مراد رسول ﷺ کے اقوال، اعمال اور تقاریر ہیں جبکہ علم اصول حدیث وہ علم ہے جس کے ذریعے ایسے اصول و قوانین بنائے گئے ہیں جن کی بنیاد پر راوی اور مروی کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ علم اصول حدیث کے بغیر حدیث کے بارے میں جاننا ممکن ہے۔ اور اصول حدیث پر تحریر کردہ کتب کا مختصر

تعارف پیش کیا گیا ہے۔ جن میں المحدث الفاصل بین الراوی والواعی، معرفتہ علوم الحدیث، کتاب المدخل الی معرفتہ الصحیح من السیقم، الکفایہ فی اصول علم الراویہ، نخبہ الفکر، مقدمہ ابن الصلاح، المستخرج، انواع علوم الحدیث، الجامع لآخلاق الراوی وآداب السامع، الالمام الی معرفتہ اصول الراویہ وتقیید السماع، مالا یسم

الحدیث جہلہ، برصغیر میں اصول حدیث کا تاریخی ارتقاء۔ عرب سے آنے والے محدثین ابو حفص ربیع بن صبیح بصریؒ، اسرائیل بن موئی بصریؒ، شیخ اسماعیلؒ، یزید بن ابی کبشہ دمشقیؒ، امام سخاوی ابن حجر مکیؒ، محمد بن طاہر پٹنیؒ، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (۱۷۶۱ھ۔ ۱۷۶۲ء)، شیخ احمد سرہندیؒ (۱۵۳۲ھ/۱۶۲۲ء)، شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ، شاہ عبد القادر دہلویؒ کی احادیث سے متعلق بے مثال خدمات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

۲۰۰۰ء سے ۲۰۱۰ء کی دہائی میں اصلی حدیث پر لکھی گئی کتب کا تعارفی جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے جن میں ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر کی دو کتابیں التحدیث فی علوم الحدیث "میں حدیث کی تعریف، ارتقاء، اقسام اور اصول حدیث کے انواع و اقسام سے متعلق طویل بحث کی گئی ہیں جرح و تعدیل اور صحاح ستہ اور مؤلفین پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔ علوم الحدیث اصول حدیث سے متعلقہ ابواب اور اس کی اقسام سے کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مراکز حدیث، برصغیر میں اسالیب تدریس حدیث کو اس کتاب میں موضوع بحث بنایا گیا ہے منکرین حدیث مستشرقین اور دیگر فرقے خوارج، شیعہ اور معتزلہ کا بیان درج ہے آئینہ اصلی حدیث میں حدیث کی تعریف، اصلی حدیث کی تعریف، اقسام حدیث کے احکام کو تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ محاضرات حدیث جو ڈاکٹر محمود احمد غازی کی تحریر کردہ کتاب کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ جس میں حدیث اور سنت کی تعریف، اس کی اہمیت و ضرورت سے متعلقہ خطبہ پر تفصیل سے تبصرہ کیا گیا ہے، اقسام حدیث، اسناد و رجال، علم جرح و تعدیل رحلتہ اور محدثین کی خدمات، شرح حدیث اور علم حدیث پر اعتراضات کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اور معارف اصلی حدیث کا تعارفی جائزہ پیش کیا گیا ہے کہ اس میں مبادیات فن حدیث اصطلاحات حدیث و اقسام، اصلی حدیث، محدثین، احناف محدثین اور امام احمد رضاؒ نے اصول حدیث سے متعلقہ افادات، توضیحات و تحقیقات کا بھی ذکر ملتا ہے۔ نیز آسان اصلی حدیث کا تعارف ذکر ہوا ہے کہ اس میں حدیث کی تعریف، اصلی حدیث کی تعریف، اقسام حدیث کے احکام کو تفصیل سے موضوع بحث بنایا گیا۔